

50330- حائضہ عورت کے لیے روزے کی حرمت میں کیا حکمت ہے؟

سوال

ہم عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کی حکمت معلوم کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ روزے کا نجاست میں کوئی دخل نہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

مومن پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو مانتے ہوئے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرے اگرچہ اسے ان کی حکمت نہ بھی معلوم ہو بلکہ اسے تو صرف یہی کافی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا﴾۔ الاحزاب (51)۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

﴿ایمان والوں کا قول تو یہ ہوتا ہے کہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ان میں فیصلہ کر دے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور مان لیا، یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں﴾۔ النور (51)۔

دوم :

مومن کا پختہ ایمان اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم اور اس کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں، اس نے جو بھی کام مشروع کیا ہے اس میں کوئی نہ کوئی حکمت بالغہ ہے، اللہ تعالیٰ اسی چیز کا حکم دیتے ہیں جس میں کوئی نہ کوئی مصلحت اور حکمت ہوتی ہے۔

اور جس چیز سے بھی منع کرتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی فساد ہوتا ہے یا پھر اس میں فساد غالب ہوتا ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے البدایہ والنہایہ میں کیا ہی خوب کہا ہے :

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کامل اور اکمل شریعت ہے، عقلمیں جس چیز کو بھی معروف اور اچھا سمجھتی ہیں شریعت اسلامیہ نے اس کا حکم دیا ہے، اور جس چیز کو بھی عقل منکر اور برائی سمجھتی ہے اس سے شریعت اسلامیہ نے روکا اور منع کر دیا، کوئی بھی ایسا حکم نہیں دیا جس کے بارہ میں یہ کہا جائے اس کا حکم کیوں دیا گیا ہے، اور اور کسی بھی ایسی چیز سے منع نہیں کیا گیا کہ اس کے بارہ میں کہا جائے کہ اس سے منع کیوں نہیں کیا گیا۔ اھ

دیکھیں البدایہ والنہایہ (79/6)۔

لیکن بعض اوقات تو ہمیں اس کی حکمت کا علم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اس کی حکمت ہم پر مخفی ہی رہتی ہے، اور بعض اوقات تو اکثر یا غالباً حکمتیں تو مخفی ہی رہتی ہیں۔

سوم :

علماء کرام کا اجماع ہے کہ حائضہ عورت پر روزے رکھنے حرام ہیں، اور اگر اس پر روزے واجب ہوں مثلاً رمضان کے روزوں کی طرح تو وہ حالت میں حیض میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء لازماً کرے گی۔

علماء کرام کا اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ حالت حیض میں روزے رکھ بھی لے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہوگا، آپ اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (50282) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

حائضہ عورت کا روزہ صحیح نہ ہونے کی حکمت میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔

بعض علماء کا کہنا ہے : ہمیں اس کی حکمت معلوم نہیں۔

امام الحرمین کا کہنا ہے : اس کا روزہ صحیح نہ ہونے کے معنی کا ادراک نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ روزے کے لیے طہارت و پاکیزگی شرط نہیں۔ اہدیکھیں : المجموع (386/2)۔

اور کچھ دوسرے علماء کرام کا کہنا ہے : بلکہ اس میں حکمت یہ ہے کہ : اللہ تعالیٰ نے حائضہ عورت پر رحم کرتے ہوئے اسے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے، اس لیے کہ خون کے اخراج سے کمزوری ہو جاتی ہے، اور اگر وہ روزہ بھی رکھے تو اس میں اور زیادہ کمزوری ہوگی کیونکہ حیض اور روزہ دونوں کی کمزوری جمع ہو جائے گی جس کی بنا پر روزہ اسے اعتدال پر قائم نہیں رہنے دے گا، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے اس سے نقصان پہنچے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ مجموع الفتاویٰ میں لکھتے ہیں :

ہم حیض کی حکمت اور اس کا قیاس کے مطابق ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

یقیناً شریعت اسلامیہ ہر چیز میں عدل و انصاف لاتی ہے اور عبادات میں اسراف ظلم و زیادتی ہے جس سے شریعت نے منع فرمایا ہے اور عبادات میں میانہ روی کا حکم دیا ہے، اسی لیے شارع نے افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کا حکم دیا اور وصال (یعنی بغیر افطاری کیے دوسرا روزہ رکھنا) منع کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(افضل اور عادلانہ روزے داود علیہ السلام کے روزے ہیں وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے)۔

لہذا عبادات میں عدل مقاصد شریعت کا سب سے بڑا مقصد ہے، اور اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو، اور حد سے تجاوز نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا

﴿المائدۃ (87)﴾۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حلال اشیاء حرام کرنے کی زیادتی قرار دیا ہے جو عدل کے بھی مخالف ہے۔

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

﴿یھودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر حلال کردہ پاکیزہ اشیاء کو حرام کر دیا اور ان کے اللہ تعالیٰ کے راستے سے بہت زیادہ روکنے کے سبب، اور ان کے سود لینے کی وجہ سے حالانکہ کہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا﴾۔

جب وہ لوگ ظالم تھے تو اس وجہ سے ان پر بطور سزا پاکیزہ اشیاء بھی حرام کر دی گئیں، لیکن اسے برعکس امت وسط اور امت عدل کے لیے پاکیزہ اشیاء کو حلال کیا گیا اور ان پر گندی اور نجیث اشیاء حرام قرار دی گئیں۔

اور جب معاملہ یہی ہے تو روزہ دار کو بھی مقوی اشیاء یعنی کھانے پینے سے منع کر دیا گیا، اور اسے ان اشیاء کے اخراج سے بھی منع کر دیا گیا جس کے خارج ہونے سے کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

اور خارج ہونے والی اشیاء کی دو قسمیں ہیں :

ایک قسم تو ایسی ہے جس کے خروج سے بچنے کی قدرت ہی نہیں اور یا پھر وہ نقصان نہیں دیتی تو اس سے منع نہیں کیا گیا، مثلاً دو گندی چیز یعنی بول و براز، کیونکہ اس کے خروج سے اسے کوئی ضرر اور نقصان نہیں، اور نہ ہی اس سے بچا جاسکتا ہے، اگر اس کے خروج کی ضرورت ہو تو اس میں کوئی نقصان نہیں بلکہ اس کے خروج میں ہی فائدہ ہے۔

اور اسی طرح اگر کسی کو خود بخود قیء آجائے تو اس سے بچنا مشکل ہے، اور اسی طرح نیند کی حالت میں احتلام سے بھی بچنا ممکن نہیں ہے، لیکن اگر قیء عمد اور جان بوجھ کر کرے کیونکہ قیء ایسا مادے کو خارج کرتی ہے جس سے غذا حاصل ہوتی ہے جو کھانا پینا ہے۔۔۔

اور اسی طرح مشت زنی جس میں شھوت شامل ہوتی ہے۔۔۔ اور حیض میں آنے والے خون میں خون کا اخراج ہے، اور پھر حائضہ عورت کے لیے ممکن ہے کہ وہ حیض کے علاوہ کسی اور وقت جب اسے خون نہ آتا ہو تو روزہ رکھ لے کیونکہ ایسی حالت میں اس کے لیے روزہ رکھنا اعتدال پسندی ہوگی کیونکہ اس حالت میں خون نہیں نکلتا جو بدن کو قوت دینے والا مادہ ہے۔

اور حالت حیض میں روزہ رکھنے میں کہ اس کا خون خارج ہوتا ہے جو بدن کو تقویت دینے کا باعث ہے، جس کے اخراج سے بدن کو نقصان اور کمزوری ہوتی ہے جس کی وجہ سے روزہ اعتدال کی حالت سے نکل ہو جائے گا لہذا عورت کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ حالت حیض کے علاوہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھے۔ اھ مختصر

دیکھیں : مجموع الفتاویٰ لابن تیمیہ (234/25)۔

واللہ اعلم۔